ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه میں راویانِ حدیث کا تعارف : منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ

Introduction to the Narrators of Hadith in 'Injaz al-Hajah Sharh Sunan Ibn Majah': A Research Review of the Methodology

Hafiz Mubashir Rasheed
PhD scholar Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology Lahore
Mubashirrasheed222@gmail.com
Hafiz Abdullah Saleem
PhD scholar Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology Lahore
Saleem59321@gmail.com
Abeera Asif
Ph. D scholar, Department of Islamic Studies Lahore college Women University, Lahore.
abeeraasif527@gmail.com

Abstract

"Injaz al-Hajah Sharh Sunan Ibn Majah" was written in Arabic by Muhammad Ali Janbaz, a renowned scholar from Pakistan. In this book, after verifying each hadith, he identified its authenticity and weakness, and also provided brief biographies of the narrators mentioned in the hadith. This research encompasses the commentator's adopted approach in introducing the narrators of hadith, where: Verbatim quotes are taken from basic sources and references. Statements are concisely paraphrased, omitting names of teachers and students .Selective references are made to the opinions of prominent Imams of hadith criticism regarding the authentication and weakening of narrators. The commentator mentions the opinions of scholars of Rijal (biographies of narrators) without referencing specific books. Sometimes, he quotes from sources by mentioning their names. As needed, the commentator also provides the correct pronunciation of the names of narrators. He concisely mentions the biographies of shared narrators found in Sahihain (Bukhari and Muslim) and Sunan Ibn Majah. Sometimes, the commentator considers a narrator's presence in Sahihain sufficient and doesn't provide their biography. For Sunan Ibn Majah's unique narrators, the Imams' opinions are noted. He clarified that although there are many unreliable narrators, trustworthy ones also exist. In Injaz al-Hajah, the commentator has kept personal commentary on narrators to a minimum. After mentioning the differences of opinion among the Imams, he rely on Ibn Hajar's statement. Rarely, he express his personal opinion.

Keywords: *Injaz ul-Hajah, Sharh Sunan Ibn e Majah, Rawyan e Hadith*

تعارف موضوع

انجاز الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ پاکستان کے نامور اہل حدیث عالم محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے عربی میں لکھی ہے۔ اس میں انھوں نے ہر حدیث کی تخریج کے بعد اس پر صحت وضعف کا حکم لگایا ہے، حدیث میں آنے والے راویوں کے مختصر حالات زندگی بیان کیے ہیں، اسماء الرجال اور اماکن کا ضبط کیا ہے، امام ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث کی ہم معنی دیگر روایات بھی نقل کر دی ہیں، نیز شرح کرتے ہوئے مذاہب فقہاء کا ذکر ان کی مستند کتب سے کیا ہے

اور ہر فقیہ کے دلائل کا قرآن وسنت کی رو سے غیر جانبداری کے ساتھ تجزیہ کرنے کے بعد راجح موقف کا ذکر بھی کیا ہے اور ہر جلد کے آخر میں اعلام المترجمین کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ ان تمام خصوصیات کی وجہ سے یہ شرح نہایت عمدہ، جامع اور افادیت کی حامل ہے۔

انجاز الحاجہ کے منہج واسلوب کا جائزہ لینے سے قبل ہم اس شرح اور مؤلف کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

شارح کا تعارف:

شارح کا اسم گرامی مولانا محمد علی جانباز بن نظام الدین بن عمر دین ہے[1] آپ قیامِ پاکستان سے 11 سال قبل 1936ء میں ہندوستان، پنجاب کے ضلع فیروز پور، تحصیل مکتسر کے ایک گاؤں "بدھوکے" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اجداد تعلیم یافتہ تو نہ تھے، البتہ علم قیافہ، علم کھوج اور مویشیوں کے علاج ومعالجہ میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ گاؤں مولانا محمد شاملوٹی سے ابتدائی تعلیم کے بعد نامور درسگاہوں دار الحدیث الجامعۃ الکمالیہ راجووال اوکاڑہ، جامعہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ فیصل آباد، الجامعہ الاسلامیہ گوجرانوالہ سے کسب فیض کیا۔

آپ نے کثیر مشائخ سے علم حاصل کیا جن میں معروف شیخ محدث محمد گوندلوی 1985ء، شیخ ابوالبرکات احمد بن محمد اسماعیل 1991ء، شیخ محمد یعقوب قریشی 2003ء، شیخ محمد صادق خلیل 2003ء اور استاذ پروفیسر غلام احمد حریری 1990ء ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں مشہور نام پروفیسر ساجد میر (ممبر سینیٹ آف پاکستان)، ڈاکٹر فضل الٰہی (علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے بڑے بھائی)، الشیخ محمد المدنی جہلمی، الشیخ محمد یوسف سجاد اور الشیخ محمد یونس مرجالوی (جنھوں نے اس کتاب کو مکمل کرنے میں شیخ کی مدد کی) کے ہیں۔

تصانیف:

مولانا جانباز نے اپنی زندگی کی تقریباً چھیالیس بہاریں قال اللہ وقال الرسول کا درس دینے میں گزاریں اور تین درجن کے قریب علمی، فکری وفقہی علوم ومعارف پر تصانیف مرتب فرمائیں، ان پر سب سے ضخیم اور وقیع کتاب سنن ابن ماجہ کی شرح" انجاز الحاجہ ہے، جو بارہ جلدوں میں سات ہزار تین سو اٹھاسی (7388) صفحات پر مشتمل ہے، جس پر بلاشبہ پوری ملت اسلامیہ بالعموم اور منہج سلف کے پیروکار بالخصوص ان کے ممنون ہیں جن کے لیے سنن ابن ماجہ کی تعلیم وتفہیم کی تقریب پیدا کر دی ہے، جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين

آپ کی کتب میں سے کچھ یہ ہیں:-

1. إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه
2. اہمیت نماز
3. آل مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
4. تاریخ پاکستان اور حکمرانوں کا کردار
5. توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی سزا

---

[1] عبدالحنان جانباز وعبدالعزیز سوہدروی ، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمه الله احوال، افکار وآثار، مکتبہ قدوسیہ - لاہور، اشاعت : اگست 2012، جلد: 1، صفحہ: 59

6. مشورہ اور استخارہ
7. احکام قسم ونذر
8. ووٹ کی شرعی حیثیت
9. عورت کا سیاست میں حصہ لینے کی شرعی حیثیت
10. قسطوں پر خرید و فروخت کا شرعی حکم
11. فتاوی جانباز

خصوصیات:

انجاز الحاجۃ کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1۔ جامع مقدمہ:

شارح نے "انجاز الحاجۃ" کے آغاز میں ایک جامع، وقیع اور بہترین مقدمہ تحریر فرمایا ہے، جو ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ "انجاز الحاجہ" کا مقدمہ مختلف فوائد پر محیط ہے جس میں علم حدیث کا مفہوم، موضوع اور غرض وغایت پر مفصل بحث کی گئی ہے اور علم حدیث کی حدود و قیود کو محدثین کرام کے اقوال و آراء کی روشنی میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ تدوین حدیث کے لیے ائمہ کرام کی مساعی جمیلہ، حصول حدیث میں محدثین عظام کی مشکلات اور تدوین حدیث کے ادوار کا تعارف کروایا گیا ہے، نیز کتب حدیث کی اقسام خصوصاً کتب ستہ کی خصوصیات وفوائد، ائمہ ستہ کی شروطِ قبول حدیث اور کتب ستہ کے مراتب کی وضاحت کرتے ہوئے مؤلفین صحاح ستہ کے حالات وخدمات کا بھی تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اس میں حدیث رسول ﷺ کی کتابت کا موضوع زیر بحث لایا گیا ہے اور منکرین حدیث کے اعتراضات کا کافی وشافی جواب دے کر نبی محترم ﷺ کی حیات مبارکہ سے لے کر آئمہ ستہ کے زمانے تک کتابت حدیث کے مراحل اور دلائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ کی تشریعی حیثیت (اسلام کا بنیادی مصدر ہونے) پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے حدیث رسول ﷺ کی اہمیت، افادیت اور حیثیت کے بارے میں قرآنی، حدیثی، تاریخی اور فقہی دلائل بالتفصیل بیان فرمائے گئے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں حدیث رسول ﷺ کی اشاعت و ترویج کا تذکرہ کرتے ہوئے برصغیر کے محدثین عظام اور خدام حدیث کا تفصیلی تعارف کروایا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے حالات زندگی، اسی طرح سنن ابن ماجہ کی پندرہ شروحات وتعلیقات کا تعارف کرواتے ہوئے انجاز الحاجہ تحریر کرنے کی وجوہات اور اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

2۔ رجال کا تعارف:

انجاز الحاجہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ شارح نے جرح وتعدیل کی معتمد کتب سے رواتِ حدیث کا مختصر تعارف پیش فرمایا ہے۔

3۔ تخریج الحدیث کا اہتمام:

انجاز الحاجہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں شارح نے ہر حدیث کی تخریج کا اہتمام فرمایا ہے، آغاز سے آخر تک یہی خوبی نظر آئے گی۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

4۔ حکم حدیث کا التزام:

شارح نے ہر حدیث کی صحت وسقم کا اہتمام کیا ہے۔ اور حکم حدیث کے باب میں مختلف مناہج اپنائے ہیں، شیخین پر اعتماد کرتے ہیں، اس طرح دیگر متقدمین سے استفادہ کرتے ہیں، ان پر اعتماد کرتے ہیں اور کبھی دلائل کے ساتھ نقد بھی کرتے ہیں، اکثر احکام علامہ بوصیری اور شیخ البانی کے نقل فرمائے ہیں، اس طرح اپنی تحقیق بھی پیش کرتے ہیں۔

5۔ ترجمۃ الباب کی وضاحت کا اہتمام:

شارح نے ترجمۃ الباب کی وضاحت کا بھی اہتمام کیا ہے، یوں مکمل باب کی احادیث کا خلاصہ ترجمۃ الباب میں بیان فرمادیتے ہیں۔

6۔ شرح حدیث:

حدیث کی شرح بسط وتفصیل سے کی ہے، فقہی مسائل کے استنباط، مشکل احادیث اور غریب الحدیث کو بیان کرنے میں متقدمین ومتاخرین شارحین حدیث پر اعتماد کیا ہے۔

7۔ مختلف فیہ مسائل میں ترجیح ذکر کرنا:

شارح نے اختلافی فقہی مسائل میں فقہاء ومجتہدین کے اقوال کو دلائل سے بیان فرمایا ہے اور اکثر مقامات پر راجح قول کی تعیین فرمائی ہے۔

8۔ جدید تحقیق کا تذکرہ:

مولانا جانباز نے اپنی شرح میں جدید تحقیق کے ذریعہ بھی حدیث کی وضاحت فرمائی ہے، بالخصوص کتاب الطب میں موصوف نے عصر حاضر کے اطباء کے اقوال کا تذکرہ فرمایا ہے، جو حدیث رسول ﷺ کی صداقت وعظمت پر دال ہیں۔

9۔ شارحین پر نقد:

مولانا جانباز کی شرح اس لحاظ سے بھی ممتاز نظر آتی ہے کہ موصوف نے کچھ مقامات پر سنن کے شارحین کی غلطیوں کی متانت کے ساتھ نشاندہی کی ہے۔

10۔ مذہبی ومسلکی عصبیت سے بالاتر:

مولانا جانباز نے مذہبی ومسلکی عصبیت سے پاک ہو کر دلائل کی روشنی میں ان اقوال وآراء کو راجح قرار دیا ہے جو ان کے ہاں صواب وحق پر مبنی ہیں اور مخالفین کی تردید میں زبان طعن درازنہ کر کے نہایت انصاف سے کام لیا ہے، یہی وصف ایک لائق مصنف کے شایانِ شان ہوتا ہے۔

11۔ باطل نظریات کی تردید:

شارح نے اپنی شرح میں رافضیت، خوارج ومعتزلہ، قادیانیت اور منکرین حدیث کی دلائل سے تردید کی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

12۔اعتقادی منہج:

اللہ رب العزت کے اسماوصفات کے بارے میں شارح کا مؤقف وہی ہے جو سلف صالحین صحابہ کرام اور تابعین عظام کا تھا کہ صفات الہی کو بلا تاویل اور تحریف اصل الفاظ اور معانی کے ساتھ قبول کیا جائے۔

13۔ معتمد مصادر ومراجع کا التزام:

شارح ایک علمی و تحقیقی شخصیت کے مالک تھے، آپ کی علمیت انجاز الحاجہ سے نمایاں ہوتی ہے، موصوف نے بڑی محنت وکاوش سے علمی مواد کو موتیوں کی شکل میں پرودیا ہے، آپ نے متقدمین، شارحین اور مؤلفین کے اقتباسات و تحریرات کو بڑی عمدگی سے اپنی لطیف شرح میں جگہ دی ہے۔ انجاز الحاجہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تسوید میں مجموع ہائے حدیث وشروحات حدیث، کتب تفاسیر، کتب اسماء الرجال، کتب سیر و تاریخ کتب فقہ واصول، کتب جرح وتعدیل، کتب اصول حدیث، کتب غریب الحدیث واللغۃ اور دیگر علوم وفنون کی دوسری اہم کتب آپ کے پیش نظر رہی ہیں۔

راویانِ حدیث کے تعارف میں شارح کا منہج

شارح نے انجاز الحاجہ میں تراجم رجال کا بھی اہتمام کیا ہے، غالب طور پر آپ کا اسلوب یہ ہوتا ہے کہ علماء کا کلام نقل کرنے پہ اکتفا کرتے ہیں، نقل کرنے میں آپ کا اعتماد درج ذیل کتب پر ہوتا ہے:

"تقريب التهذيب"، "خلاصة تذهيب تهذيب الكمال"، "تهذيب التهذيب"، "ميزان الاعتدال"، "تذكرة الحفاظ"-

تراجم رجال میں آپ نے درج ذیل مناہج اختیار کیے ہیں:

1: چند کتبِ تراجم سے بعینہ نقل کرتے ہیں، اس میں دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: مصادر ومراجع سے کمی بیشی کیے بغیر مکمل اقتباس نقل کرتے ہیں، جیسا کہ راوی کا مکمل ترجمہ "تہذیب التہذیب" سے بعینہ لیتے ہیں اس کے علاوہ آخر میں حافظ ابن حجر کا بیان کردہ خلاصہ اور طبقہ تقریب سے نقل کرتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:5 کے تحت شارح کہتے ہیں.2

((إبراهيم بن سليمان الأفطس)) الدمشقي. قال دحيم: "ثقة ثبت." وقال أبو حاتم : لا بأس به. ووثقه ابن حبان و ابن عساكروالذهبي وغيرهم. وقال الحافظ: ثقة ثبت إلا أنه يرسل، من الثامنة .3

وضاحت:

یہاں پر شارح نے راوی کے مکمل حالات "تہذیب التہذیب" سے لیے ہیں، اس کے علاوہ آخر میں حافظ ابن حجر کا بیان کردہ خلاصہ اور طبقہ "تقریب التہذیب" سے نقل کیا ہے۔

---

2 ابن ماجه أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، الناشر: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى 1430هـ - 2009م، أبواب السنة - باب اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، مجلد:1، صفحه: 5، رقم الحديث:5.

3 محمد على جانباز، إنجاز الحاجه، دارالنور، اسلام اباد باكستان، الطبعة الثانية: 2011م، مجلد:1، صفحه: 118

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

دوسرا طریقہ: شارح کتب رجال کی عبارت کو مختصر ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ شیوخ اور تلامذہ کے نام چھوڑ دیتے ہیں اور راوی کی توثیق وتضعیف میں ائمہ جرح وتعدیل میں سے بعض کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:22 کے تحت شارح کہتے ہیں.[4]

((هناد بن السرى)) بن مصعب الحافظ القدوة الزاهد شيخ الكوفة أبو السرى التميمي الدارمي المحدث. سئل أحمد بن حنبل عمن نكتب بالكوفة؟ قال: عليكم بهناد. قال قتيبة: ما رأيت وكيعا يعظم أحدا تعظيمه هنادا. وقال الحافظ في التقريب: هناد بن السري، بكسر الراء الخفيفة، ابن مصعب التميمي، أبو السري الكوفي، ثقة، من العاشرة.[5]

وضاحت:

شارح نے "تذکرۃ الحفاظ"[6] سے اقتباس نقل کیا، مصدر کا نام بھی ذکر کیا، لیکن اس سے ترجمہ مکمل نہیں لیا، شیوخ اور تلامذہ کے نام چھوڑ دیے ہیں اور راوی کی توثیق وتضعیف میں ائمہ جرح وتعدیل میں سے بعض کے اقوال ذکر کیے اور باقی اختصار کے پیش نظر حذف کر دیے ہیں۔

2: شارح کا کتب تراجم میں سے اکثر سے نقل کرنا۔

اس میں بھی دو طریقے اختیار ہیں:

پہلا طریقہ: کتب کا نام ذکر کیے بغیر علماءِ اسماء الرجال کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور فاصلہ دیے بغیر ان کا کلام جمع کر دیتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:41 کے تحت شارح کہتے ہیں.[7]

((سفيان)) بن سعيد بن مسروق الثوري، أبو عبد الله، الكوفي. وقال ابن المبارك : كتبت عن ألف ومائة شيخ، ما كتبت عن أفضل من سفيان . وقال ابن معين : ما خالف أحد سفيان في شيئ إلا كان القول قول سفيان. قال شعبة: إن سفيان سادس الناس باورع والعلم. وقال ابن سعد: اجتمعوا على أنه توفي بالبصرة سنة إحدى وستين ومائة . وفي بعض ذلك خلاف، والصحيح ما هنا . وقال النسائي : هو أجل من أن يقال فيه : ثقة، وهو أحد الأئمة الذين أرجو أن يكون الله ممن جعله للمتقين إماما. وقال العجلي : كان لا يسمع شيأ إلا حفظه. وقال الخطيب: كان إماما من أئمة المسلمين، وعلما من أعلام الدين، مجمعا على إمامته ؛ بحيث يستغنى عن تزكيته مع الإتقان والحفظ، والمعرفة والضبط، والورع والزهد . وقال أبو عاصم النبيل: سفيان أمير المؤمنين في الحديث . وقال

---

[4] ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب السنة - باب اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، مجلد:1، صفحه: 16، رقم الحديث:22.

[5] جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:1، صفحه: 167

6 الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (ت 748 هـ)، تذكرة الحفاظ، وضع حواشيه: زكريا عميرات، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، 1419 هـ- 1998 م، مجلد:2، صفحه: 70

7 ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، أبواب السنة - باب من حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا وهو يرى أنه كذب، مجلد:1، صفحه: 27، رقم الحديث:41.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

الحافظ: ثقة حافظ، فقيه عابد، إمام حجة، من رؤس الطبقة السابعة، وكان ربما دلس.[8]

وضاحت:

شارح نے سفیان ثوری کا ترجمہ شروع میں "تقریب التہذیب"[9] سے لیا ہے، عبد اللہ بن مبارک کے قول سے لے کر سفيان أمير المؤمنين في الحديث تک "تذکرۃ الحفاظ"[10] سے لیا ہے، ابن سعد، نسائی، عجلی اور خطیب کے اقوال "تہذیب التہذیب" سے نقل کیے ہیں۔ اور آخر میں پھر "تقریب التہذیب" سے نقل کیا ہے، شارح نے تینوں کتابوں کا نام ذکر کیے بغیر ان سے نقل کیا ہے اور ان کا کلام جمع کر دیا ہے۔

دوسرا طریقہ: مصادر کا نام ذکر کر کے ان سے نقل کرتے ہیں، اور ایسی صورت میں ان مصادر کے جلد اور صفحہ نمبر بھی ذکر کرتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح: 1701 کے تحت شارح کہتے ہیں.[11]

((إسماعيل بن موسى)) الفزاري، أبو محمد أو أبو إسحاق الكوفي، نسيب السدي أو ابن بنته أو ابن أخته، نقل الخزرجي في الخلاصة36/1: قال النسائي ليس به بأس.[12] قال ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال565/7: أنكروا منه الغلو في التشيع.[13] قال الحافظ: صدوق يخطئ، رمي بالرفض، من العاشرة.[14]

وضاحت:

یہاں پر شارح نے "الخلاصة" اور "الکامل فی ضعفاء الرجال" سے جلد اور صفحات کے نمبر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3: اسماء الرواۃ کا ضبط۔

شارح نے اسماء الرواۃ کا ضبط بیان کرنے کی دو صورتیں اختیار کی ہیں:

1: "تقریب التہذیب" سے اقتباس نقل کرتے ہیں یا دیگر مصادر سے جب راوی کا ترجمہ نقل کرتے ہیں وہاں ضبط موجود ہوتا ہے۔

---

8 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:1، صفحه: 199

9 تقريب التهذيب - باب الرجال - حرف السين المهملة - ذكر من اسمه سعيد إلى آخر حرف السين - سفيان بن سعيد بن مسروق الثوري أبو عبد الله الكوفي، مجلد: 1 صفحة: 39

10 151/1

11 ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، أبواب الصيام - باب ما جاء في فرض الصوم من الليل والخيار في الصوم، مجلد:2، صفحه: 600، رقم الحديث:1701.

12 الخزرجي أحمد بن عبد الله بن أبي الخير بن عبد العليم الأنصاري الساعدي اليمني، صفي الدين (ت بعد ٩٢٣هـ)، خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال (وعليه إتحاف الخاصة بتصحيح الخلاصة للعلامة الحافظ البارع علي بن صلاح الدين الكوكباني الصنعاني)، المؤلف: المحقق: عبد الفتاح أبو غدة، الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية/دار البشائر - حلب / بيروت، الطبعة: الخامسة، ١٤١٦ هـ

13 ابن عدي، أبو أحمد الجرجاني (ت ٣٦٥ هـ)، الكامل في ضعفاء الرجال، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض، شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة، الناشر: الكتب العلمية - بيروت-لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ١٩٩٧ م

14 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:1، صفحه: 182

سنن ابن ماجہ، ح:5 کے تحت شارح کہتے ہیں.15

((الوليد بن عبد الرحمن الجرشي)) بضم الجيم وبالشين المعجمة الحمصي، الزجاج. وثقه ابن معين وابن خراش وأبو حاتم ومحمد بن عون وابن حبان. وقال أبو زرعة: "جيد الحديث". وقال الحافظ: "ثقة من الرابعة".[16]

وضاحت:

شارح نے راوی کے نام میں الجرشی نسبت کا اعراب بیان کیا ہے اور یہ بعینہ "تقریب التہذیب"[17] سے نقل کیا ہے۔

4:حافظ ابن حجر پر اعتماد۔

انجاز الحاجہ میں شارح نے رواۃ کے بارے میں ذاتی تبصرہ بہت کم کیا ہے، آپ کا منہج یہ ہے کہ ہر راوی کے کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرتے ہیں، بعض رواۃ کے بارے میں ائمہ کا اختلافِ رائے ذکر کرتے ہیں آخر میں ابن حجر کا قول نقل کر کے اس پر اعتماد کرتے ہیں اور اسی کو اپنی رائے بناتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:2360 کے تحت شارح کہتے ہیں.[18]

((عمر بن خلدة)) ويقال : ابن عبد الرحمن بن خلدة، بفتح المعجمة وسكون اللام، الأنصاري، المدني. وثقه النسائي، وعمرو بن علي، وغيرهما. وذكره ابن حبان في الثقات . وقال الذهبي في الميزان: لا يكاد يعرف.[19] وقال الحافظ في التقريب[20]: ثقة، من الثالثة .[21]

وضاحت:

شارح نے اس راوی پر ائمہ کے مختلف فیہ اقوال نقل کیے ہیں، ذہبی کے ہاں یہ راوی مجہول ہے جبکہ شارح نے حافظ ابن حجر پہ اعتماد کرتے ہوئے ثقہ قرار دیا ہے۔

---

15 ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها - باب ما جاء في قيام شهر رمضان مجلد:2، صفحه: 353، رقم الحديث:1327.

16 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:1، صفحه: 118

17 ابن حجر، تقريب التهذيب، مجلد:1، صفحه: 1039

18 ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب الأحكام - باب من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس، مجلد:3، صفحه: 447، رقم الحديث :2360

19 الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز (ت 748 هـ)، ميزان الاعتدال، تحقيق: علي محمد البجاوي [ت 1399هـ]، الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1382 هـ - 1963 م، مجلد:3، صفحه:192

20 ابن حجر، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت 852هـ) تقريب التهذيب، المحقق: محمد عوامة، الناشر: دار الرشيد – سوريا، الطبعة: الأولى، 1406 – 1986، عدد الصفحات: 765
صفحه:412

21 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:6، صفحه: 59

5:شرح میں رواۃ کاعدمِ ذکر۔

سنن ابن ماجہ، ح:1445 کے تحت شارح نے یحیٰ بن عمارہ کا ترجمہ ذکر نہیں کیا۔[22]

وضاحت:

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ شارح بسا اوقات راوی کا صحیحین سے مشترک ہونا کافی سمجھتے ہیں اور اس راوی کے حالات ذکر نہیں کرتے، یحیٰ بن عمارہ کی روایات سنن ابن ماجہ کے علاوہ صحیحین میں بھی موجود ہیں اس لیے اس کے حالات ذکر نہیں کیے۔

6:رواۃ پر شارح کی ذاتی رائے۔

انجاز الحاجہ میں شارح کا بالعموم منہج یہ ہے کہ ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور آخر میں "تقریب التہذیب" سے حافظ ابنِ حجر کا تبصرہ نقل کر کے اس پر اعتماد کرتے ہیں، بسا اوقات شارح ذاتی رائے بھی بیان کرتے ہیں:

سنن ابن ماجہ، ح:771 کے تحت شارح کہتے ہیں۔[23]

((عبد الله بن حسن)) بن حسن بن علي بن أبي طالب، الهاشمي، المدني، أبي محمد. وثقه ابن معين و أبو حاتم والنسائي. وقال محمد بن عمر: كان من العباد، وكان له شرف وعارضة وهيبةولسان شديد. وقال مصعب بن عبد الله الزبيري: ما رأيت أحدا من علمائنا يكرمون أحدا ما يكرمون عبد الله بن حسن بن حسن. وذكره ابن حبان في الطبقة الثالثة من الثقات. وقال الحافظ: ثقة،جليل القدر، من الخامسة.

قلت: وأخباره مستفيضة في كتب التاريخ المستوعبة لعصره، ولا سيما تاريخ الطبري، وتاريخ السعودي وغيرها.[24]

وضاحت:

مذکورہ مثال میں شارح نے رواۃ کے احوال نقل کرنے کے بعد "قلت" کہہ کر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے، جبکہ بالعموم شارح کا یہ منہج نہیں ہے آپ ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرنے پہ اکتفا کرتے ہیں۔

7:شیوخ وتلامذہ کاعدم ذکر

شارح کے منہج میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ راوی کے ترجمہ میں شیوخ وتلامذہ ذکر نہیں کرتے، حالانکہ آپ "تہذیب التہذیب" وغیرہ سے استفادہ کرتے ہیں جہاں روات کے شیوخ وتلامذہ کے اسماء گرامی مذکور ہوتے ہیں، جبکہ دیگر شارحین نے جرح وتعدیل کی کتب سے رجال کے تراجم نقل کرتے ہوئے بالعموم مشہور شیوخ اور تلامذہ کے اسماء نقل کیے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:2049 کے تحت شارح کہتے ہیں۔[25]

---

[22] ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب الجنائز- باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، مجلد: 2 صفحة: 437، رقم الحديث: 1445

[23] ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات - باب الدعاء عند دخول المسجد، مجلد:4، صفحة: 493، رقم الحديث: 771

[24] جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:3، صفحه: 324

25 ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب الطلاق - باب لا طلاق قبل النكاح، مجلد:3، صفحه: 203، رقم الحديث :2049

((جويَبر)) تصغير جابر ويقال اسمه جابر وجويبر، لقب ابن سعيد، الأزدي، أبو القاسم، البلخي، نزيل الكوفة. وقال النسائي، وعلي بن الجنيد، والدارقطني : متروك. وقال النسائي في موضع آخر: ليس بثقة. وقال ابن عدي : والضعف على حديثه ورو اياته بين. وقال الحافظ: راوي التفسير ضعيف جدا من الخامسة.[26]

وضاحت:

شارح نے "تہذیب التہذیب" و "تقریب التہذیب" سے راوی کا نام ونسب، حکم، طبقہ اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کیے ہیں، لیکن شیوخ وتلامذہ کا ذکر نہیں کیا۔

8: صحیحین اور سنن ابن ماجہ کے مشترک رواۃ پر مولانا جانباز کی رائے۔

نقد رواۃ کے باب میں شارح کا منہج یہ ہے کہ جو راوی صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہو تو اکثر تین باتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔نام ونسب، مختصر حکم اور طبقہ کی وضاحت۔ اس مسئلے میں "تقریب التہذیب" پر اعتماد کرتے ہیں، اگر ضرورت محسوس کریں تو کسی اور مصدر سے اختصار کے ساتھ کسی زائد بات کا اضافہ کر دیتے ہیں، بعض اوقات راوی کا صحیحین سے مشترک ہونا کافی سمجھتے ہیں اور اس کا ترجمہ ہی ذکر نہیں کرتے۔

سنن ابن ماجہ، ح:150 کے تحت شارح کہتے ہیں.[27]

((أحمد ابن سعيد)) ابن صخر الدارمي أبو جعفر السرخسي ثقة حافظ من الحادية عشرة.[28]

وضاحت:

یہ راوی صحیین اور سنن ابن ماجہ میں مشترک ہیں اس لیے شارح نے "تقریب التہذیب" سے نقل کرنے پہ اکتفا کیا ہے۔

9: سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ پر شارح کی رائے:

سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ پر ائمہ کی شدید جرح ہے، بقیہ اصحاب سنن کی طرح امام ابن ماجہ نے صحت وضعف کا ویسا اہتمام نہیں کیا بلکہ آپ نے کثرت سے غرائب بھی جمع کیے ہیں جو کہ اکثر ضعیف ہیں، بہر حال اس کے ساتھ ساتھ اکثر طور پر ثقہ روات اور صحیح احادیث بھی موجود ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:2671 کے تحت شارح کہتے ہیں.[29]

((حصين بن أبي الحر)) هو ابن مالك بن الخشخاش، التميمي، العنبري، أبو القلوص، كان عاملا لعمر بن الخطاب على ميسان. وثقه أبو حاتم. وقال ابن المديني: معروف. وقال العجلي: بصرى، تابعي، ثقة. وذكره ابن

26 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:5، صفحه: 324

27 ابن ماجه سنن ابن ماجه أبواب السنة - باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضائل بلال رضي الله عنه، مجلد:1، صفحه: 105، رقم الحديث :150

28 جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:1، صفحه: 441

29 ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها - باب السجود على الثياب في الحر والبرد، مجلد:3، صفحه: 680، رقم الحديث :2671

حبان في الثقات. وقال الحافظ: ثقة، من الثامنة.[30]

وضاحت:

حصین بن ابی الحر سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ میں سے ہیں اور ثقہ ہیں، معلوم ہوا سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ میں سے بھی ثقات موجود ہیں۔

سنن ابن ماجہ، ح:2103 کے تحت شارح کہتے ہیں.[31]

((بشار ابن كدام)) بكسر أوله السلمي، الكوفي، قيل هو أخو مسعر، وردّ ذلك الدارقطني. وقال الحافظ: ضعيف من السادسة.[32]

وضاحت:

اعمش اور ابن عون کے طبقے سے یہ راوی سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ میں سے ہے، شارح نے حافظ ابن حجر پہ اعتماد کرتے ہوئے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

خلاصہ بحث:

شارح نے انجاز الحاجہ میں تراجم رجال کا اہتمام کیا ہے، اس مبحث میں راویانِ حدیث کے تعارف میں اختیار کردہ شارح کے مناہج احاطہ کیا گیا ہے، آپ مصادر ومراجع سے بعینہ نقل کرتے ہیں، عبارات میں اختصار کرتے ہیں جیسا کہ شیوخ اور تلامذہ کے نام چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح روات کی توثیق وتضعیف میں ائمہ جرح وتعدیل کے ذکر کردہ اقوال میں سے بعض ذکر کرتے ہیں۔ کتب کا نام ذکر کیے بغیر علماءِ اسماء الرجال کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور کبھی مصادر کا نام ذکر کر کے ان کتب سے نقل کرتے ہیں، شارح نے ضرورت کے مطابق اسماء الرواۃ کا ضبط بھی بیان کیا ہے۔ صحیحین اور سنن ابن ماجہ کے مشترک رواۃ کا ترجمہ اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات راوی کا صحیحین سے مشترک ہونا کافی سمجھتے ہیں اور اس کا ترجمہ ہی ذکر نہیں کرتے، سنن ابن ماجہ کے منفرد رواۃ پر ائمہ کا کلام ہے، آپ نے واضح کیا اگرچہ ضعیف روات کی کثرت ہے لیکن ثقات بھی بہر حال موجود ہیں۔ انجاز الحاجہ میں شارح نے رواۃ کے بارے میں ذاتی تبصرہ بہت کم کیا ہے، ائمہ کا اختلافِ رائے ذکر کرنے کے بعد ابن حجر کے قول پر اعتماد کرتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ "قلت" کہہ کر ذاتی رائے بھی بیان کرتے ہیں۔ شارح کے منہج یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ راوی کے ترجمہ میں شیوخ وتلامذہ ذکر نہیں کرتے۔

---

[30] جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:5، صفحه: 370

31 ابن ماجه، سنن ابن ماجه، أبواب الكفارات - باب اليمين حنث أو ندم، مجلد:3، صفحه: 242، رقم الحديث :2103

[32] جانباز، إنجاز الحاجه، مجلد:5، صفحه: 383